جمعرات | 25۔جولائی 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81نمبر169 | جمعرات 8ربیع الاول۔1417ھ 25وفا1375ھش 25جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو

چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آویں۔

روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کرنا چاہئے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں پھونک مارو کہ اولیاء اللہ بن جاویں اور ہمارا سینہ صاف ہو جاوے اور روحانی معراج پر پہنچ جاویں اور ہمارے قلب میں پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب کچھ دکھوں اور تکالیف کے بعد مل جاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 330)

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔ ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ (۔) جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں' چالاکیوں' ناعاقبت اندیشیوں' غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی۔ موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم دکھوں سے محفوظ

باقی صفحہ 2 پر

یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

1996ء

○ 1۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude Test ہو گا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا۔

2۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو۔

3۔ کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

4۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

5۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف ایس سی کے لئے 19 سال ہے۔

6۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گا)

جماعت احمدیہ کے ایسے ذہین' ہونہار' خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔ رزلٹ کا انتظار نہ کریں۔ داخلہ کے لئے انٹرویو 19۔ اگست 1996ء کو ہو گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ولادت

○ مکرم سعید احمد باجوہ صاحب شکور پارک ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے کے دس سال بعد مورخہ 11۔ جولائی 1996ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بیٹی کا نام "گل خنداں سعید" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 33 جنوبی سرگودھا کی پوتی اور چوہدری سعید احمد صاحب مینیجر نواز آباد فارم سندھ کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

25- وفا 1375 ھش — 25 - جولائی 1996ء

دین کے لئے محنت کی ضرورت

ایک موت تو یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کا عرصہ جو اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے وہ بسر کرنے کے بعد اس دنیا سے دوسری دنیا میں چلا جاتا ہے۔ اس کا اس دنیا سے تعلق کٹ جاتا ہے اس دنیا کی کوئی خوشی اور کوئی غمی اس پر اثر نہیں کرتی نہ وہ کسی کی مدد کر سکتا ہے۔ نہ لوگ اس کے کام آسکتے ہیں۔ جتنا عرصہ اس نے اس دنیا میں گزارنا تھا وہ گزار لیا اور اس دنیا سے تعلق قطع ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے اس دنیا میں کتنا عرصہ رہنا ہے۔ یہ زندگی ایک سفر کی مانند ہے ہر شخص کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سفر کا ٹکٹ تھما دیا ہے اور مٹھی بند کر دی ہے۔ اسے خود بھی معلوم نہیں کہ اس کی منزل کہاں آجائے گی۔ اور اس کا سفر کہاں ختم ہو جائے گا۔ لیکن جب اس کی منزل آتی ہے تو اس سٹیشن پر اتر جاتا ہے۔ بغیر اپنا ٹکٹ دیکھے اور بغیر کسی سے پوچھے اور بغیر کسی کو بتائے۔ یہ ہے ایک ایسی بات جو ہمارے دلوں میں یہ یقین پیدا کرتی ہے کہ جتنی زندگی خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ اس سے نہ کم زندہ رہیں گے نہ زیادہ۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زندگی کتنی ہے۔ ایک بچہ پیدا ہوتے ہی اپنی اس منزل پر پہنچ جاتا ہے جہاں اسے سٹیشن پر اترنا ہے۔ اور ایک اور شخص سو سال سے بھی زیادہ زندہ رہتا ہے۔ پس انسان نہ تو یہ جانتا ہے کہ اس کی زندگی کتنی ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اسے کب مرنا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایک موت ہے۔

ایک اور موت ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان زندہ تو ہوتا ہے لیکن اس دنیا کے معاملات سے اس طرح تعلق نہیں رکھتا کہ یہی جذبہ اسے تڑپائے رکھے۔ وہ دین کے لئے محنت کرتا ہے۔ اپنی زندگی کو روحانی طور پر سنوارنے کے لئے تگ و دو کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے اسے کئی کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ سب کچھ کرتا ہے۔ ہوتا تو وہ زندہ ہی ہے جسمانی لحاظ سے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو لاشئے سمجھتے ہوئے مردہ گردانتا ہے۔ دنیا کی عزت اور عظمت پر اس طرح نہیں گرتا کہ خدا تعالیٰ کو بھول جائے۔ یہ دراصل اس کا دین ہے اور اس کے حصول کے لئے اسے ایک قسم کی موت قبول کرنی پڑتی ہے۔ سخت محنت کا کام ہے۔ لیکن اس کا جو صلہ ملتا ہے وہ بہت بڑا ہے۔ محنت تو دنیاداری کے کاموں میں بھی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن ان کاموں کا صلہ اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنا وہ جو دین کے لئے محنت کرنے کے بعد ملتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ دین کے لئے ایسی محنت کریں کہ گویا اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اس دُنیا پر گرنے اور اسی کو مرادیابی کا باعث بنا لینے کی بجائے دین کی طرف نظر رکھیں اور محنت کریں اور یاد رکھیں کہ دین کا نتیجہ بھی محنت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ فرماتے ہیں:-

"دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے دنیا کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے۔ کہ محنت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے۔ اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کے لئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہئے"

حاصل اس ارشاد کا یہ ہے کہ اگر دین کے لئے محنت نہ کی جائے تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اور اس محنت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان پوری توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ محنت بھی کرے اور خدا تعالیٰ کا فضل بھی شامل حال ہو۔ تو اسے سب کچھ مل سکتا ہے۔ اس کی روحانی زندگی نہایت کامیاب ہو سکتی ہے۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ دنیا کے لئے تو محنت کرنی پڑتی ہے اور دین کے لئے چند الفاظ کہے اور خدا کا قرب مل گیا۔ نہیں۔ اس کے لئے بھی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس محنت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری محنت کے ساتھ اپنے فضل کو شامل کر دے۔

سنتے ہیں آپ سارے زمانے کی داستاں
اپنی بھی داستان کبھی تو سنائیے
گھُل مِل کے واقعات کے دھارے میں آپ بھی
تاریخ پر کوئی نیا عنواں سجائیے

ابوالاقبال

مشغلہ رونے اور رُلانے کا
کیا صلہ ہے یہ دل لگانے کا
راستہ بھُولنا بہانہ تھا
اُن کے کوچہ میں آنے جانے کا
منتظر ہیں، مگر پتہ بھی نہیں
اُن کے آنے کا یا نہ آنے کا
وقت کے ساتھ اور بڑھتا ہے
بوجھ اُترتا نہیں ہے شانے کا
زیست شطرنج کی بساط پہ ہے
دھیان رکھنا ہے خانے خانے کا
اک بہانہ ہی بن گیا ابلیس
آسماں سے ہمیں گرانے کا
دل میں رکھ دیں محبّتیں کیا کیا
تھا طریقہ ہمیں ستانے کا
بن گیا باعثِ فسادِ جہاں
مسئلہ تھا جو آب و دانے کا
دوستوں نے ہی ساتھ چھوڑ دیا
اب گلہ کیا کریں زمانے کا
دشتِ آوارگی ہے اور میں ہوں
کچھ پتہ بھی نہیں ٹھکانے کا
کیا وہ لیں گے حساب بھی اک دن
اپنی بخشش کے دانے دانے کا
تھا جہاں اک فسانہ، اور ناہیدؔ
ایک کردار تھا فسانے کا

عبدالمنان ناہیدؔ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

بقیہ صفحہ 1

نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق، فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ 27 جنوری 1896ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جہاں تک ہم نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں اور جس قدر ہم اپنے فکر اور ذہن اور سوچ سے کام لیتے ہیں صریح اور صاف اور بدیہی طور پر ہمیں نظر آتا ہے کہ ہر یک فیضان کے لئے ہم میں اور ہمارے خداوند کریم میں علل متوسطہ ہیں جن کے توسط سے ہر ایک قوت اپنی حاجت کے موافق فیضان پاتی ہے۔ پس اسی دلیل سے ملائک اور جنات کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہم نے صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ خیر اور شر کے اکتساب میں صرف ہمارے ہی قویٰ کافی نہیں۔ بلکہ خارجی ممدات اور معاونات کی ضرورت ہے۔ جو خارق عادت اثر رکھتے ہیں مگر وہ ممد اور معاون خدا تعالیٰ براہ راست اور بلاتوسط نہیں بلکہ بتوسط بعض اسباب ہے۔ سو قانون قدرت کے ملاحظہ میں قطعی اور یقینی طور پر کھول دیا کہ وہ ممدات اور معاونات خارج میں موجود ہیں گو ان کی لِمّہ اور کیفیت ہم کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر یہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ نہ براہ راست خدا تعالیٰ ہے اور نہ ہی ہماری ہی قوتیں اور ہمارے ہی ملکے ہیں۔ بلکہ وہ ان دونوں قسموں سے الگ ایسی مخلوق چیزیں ہیں جو ایک مستقل وجود اپنا رکھتی ہیں۔ اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الخیر رکھیں گے تو اسی کو ہم روح القدس یا جبرائیل کہیں گے اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الشر رکھیں گے تو اسی کو ہم شیطان اور ابلیس کے نام سے بھی موسوم کریں گے۔ یہ تو ضروری نہیں کہ ہم روح القدس یا شیطان ہر یک تاریک دل کو دکھلا دیں۔ اگرچہ عارف ان کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور کشفی مجاہدات سے وہ دونوں نظر بھی آجاتی ہے۔

عادت کا اثر

حضرت امام جماعت الثانی نے اپنی ایک جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا:۔

بعض چیزیں ایسی ہیں جو غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے چائے ہے۔ اگر اس کی ایسی عادت ہو کہ چھوڑنے پر صحت پر اثر پڑے تو اس کا استعمال بھی برائی ہے' ہو سکتا ہے کہ ایک وقت یہ ضرورت پیش آئے کہ انسان دور دراز دیہاتوں میں (دعوت الی اللہ) کے لئے جائے اس وقت اگر وہ سماوار اٹھالے جائے۔ اور چائے کا انتظام کرنا چاہے تو یہ ایسا بوجھ ہو گا جس کی وجہ سے وہ بہت مشکلات میں مبتلا ہو گا۔ چونکہ دین حق یہ چاہتا ہے کہ اس کا ہر ایک پیرو کار سپاہی بنے اور جہاں بھیجا جائے فوراً چلا جائے اس لئے وہ اس قسم کی عادتوں سے منع کرتا ہے۔ جو رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے ایک دفعہ ایک سفر میں ایک پٹھان کی نسوار ختم ہو گئی۔ تو اس نے ایک کشمیری سے نہایت لجاجت کے ساتھ پوچھا۔ کیوں بھائی تمہارے پاس نسوار ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا نسوار نے اس کی گردن اس کے سامنے جھکائی ہے۔

یہاں کئی لوگ آتے ہیں جنہیں حقہ کی عادت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی وجہ سے کئی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابتدا میں ہمارے ایک رشتہ دار تھے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف تھے۔ اور جو لوگ یہاں آتے وہ ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اپنے صحن میں چارپائیاں بچھا کر حقہ رکھ دیتے۔ لوگ حقہ کو دیکھ کر جاتے اور وہ گمراہ کرنے کی کوشش کرتے۔ اور کہتے ہم ان کے رشتہ دار ہیں اور ان کے حالات سے واقف۔ اگر کوئی بات ہوتی تو ہم نہ مان لیتے۔ اس طرح کئی لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی۔ ایک دفعہ ایک احمدی آیا اور حقہ پینے ان کے پاس چلا گیا۔ اسے پہلے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف باتیں سناتے رہے۔ لیکن جب وہ خاموش بیٹھا رہا۔ تو پھر اس کے سامنے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو گالیاں بھی دیں۔ اس پر بھی وہ کچھ نہ بولا۔ آخر اس سے کہنے لگے تم کس سوچ میں ہو۔ کیوں کوئی بات نہیں کرتے۔ وہ کہنے لگا کہ میں اس سوچ میں ہوں کہ حقہ کی خبیث عادت مجھے یہاں لائی۔ اگر یہ نہ ہوتی تو میں نہ یہاں آتا۔ اور حضرت صاحب کے خلاف باتیں نہ سنتا۔

اس وقت میں ضمناً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ حقہ بہت گندی چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے نشے بھی سب مضر ہیں۔ ان کو ترک کر دینا چاہئے۔ بعض نشے ایسے ہیں جن کی وجہ سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ میں ان کے نام نہیں لیتا۔ تاکہ جو ان کے عادی ہیں ان کے متعلق بدظنی نہ پیدا ہو۔ مگر یہ بات سچی ہے بعض نشوں سے اعصاب پر خاص اثر پڑتا ہے۔ اس لئے کسی نشہ کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہئے۔ مجھے کسی چیز کی عادت نہیں ہوتی۔"

دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ابن العطاء

میرا کالم

آئے دن دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اپنا نام بدل لیتے ہیں۔ اخبارات میں اعلان شائع کرواتے ہیں کہ آئندہ مجھے اس نام سے نہیں اس نام سے پکارا جائے۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے موجودہ نام کو کسی وجہ سے پسند نہیں کرتے وہ یا جو وہ نام رکھنا چاہتے ہیں اسے وہ پہلے نام سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ اس میں بعض لوگوں کے ساتھ تعلقات بھی ایک وجہ بن سکتی ہے۔ لیکن بہرحال جو چاہے اپنا نام بدل لے۔ اور بدل کر جو نام چاہے وہ رکھ لے۔ بعض لوگوں کے دل میں خیال آتا ہے کہ بعض دیہات قصبات اور شہروں اور اداروں کے نام بدلے جائیں۔ یہاں کچھ تھوڑی سی مشکل پیش آتی ہے' یہ نام کیوں رکھے گئے تھے۔ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی بہت بہادر آدمی کے نام پر ایک گاؤں یا قصبے یا شہر کا نام رکھا گیا اور وہ بہادر آدمی ایسا تھا۔ جو غریبوں کی مدد کرتا تھا بے کسوں کا ساتھ دیتا تھا۔ اور جہاں تک ہو سکتا تھا خدمت خلق میں اپنی زندگی گزارتا تھا۔ اس کے نام پر نام رکھ دیا گیا۔ آپ اسے جانتے نہیں اس کو پہچانتے نہیں۔ آپ اس گاؤں یا قصبے یا شہر کا نام تبدیل کر کے کچھ اور رکھ دینا چاہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ قومی جذبات آڑے آجاتے ہیں۔ ایک نام کسی بیرونی ملک کے شخص کے نام پر رکھا ہوا ہے۔ آپ قومی جذبے کے ماتحت یہ نہیں کہ اس شخص کو پسند نہیں کرتے بلکہ اس کے نام پر نام رکھے جانے کو پسند نہیں کرتے آپ چاہتے ہیں کہ اس نام کو قومیا لیا جائے۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ غالباً ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام بدلنے کی تجویز ہوئی تھی تو ہمارے ایک دانش ور نے جو صحافی بھی ہیں افسانہ نگار بھی ہیں اور شاعر بھی ہیں اور کالم نویس بھی ہیں نے اس موضوع پر ایک کالم لکھا تھا اور ناموں کی اس طرح تبدیلی کو ناپسندیدہ بات سمجھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر کسی نے اچھے کام کر کے اپنے آپ کو اپنے وقت میں اتنا معروف کروا لیا ہے کہ اس کے نام پر کوئی نام رکھا گیا ہے تو آپ اسے کیوں بدلیں۔ اس کی نیکی اس کی اچھائی اس کی خدمت خلق ان ساری باتوں کو یاد رکھئے انسان آخر انسان ہے کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر وہ اچھے کام کرتا ہے تو اچھا انسان ہے اور سب لوگوں کو اس کی تعریف کرنی چاہئے۔ محض اس لئے کہ نام کسی غیر ملکی کے نام پر رکھا گیا ہے اسے بدل دینا یہ غلط قومی جذبات کا اظہار ہے۔ یہ کہا تھا اس دانش ور نے اور یوں لگتا ہے کہ ہم بھی اس کے ساتھ متفق ہیں۔

آخر نام کیوں بدلے جائیں' نام پرانی یادگاریں ہیں۔ آپ بے شک اب نئے نام جس طرح چاہیں رکھیں لیکن پرانے نام جو سوائے اس کے کہ معناً غلط ہوں ان کو بدلنے میں کوئی تک نہیں۔ لیکن بہرحال تک ہو یا نہ ہو دنیا میں نام بدلے جا رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں آپ نے سنا ہو گا کہ بمبئی کا نام ممبئی رکھ دیا گیا ہے۔ اس بات کا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ آئندہ بمبئی کو ممبئی کہا جائے گا۔ اور اب چند روز ہوئے پتہ چلا کہ مدراس کا نام بھی بدلا جا رہا ہے۔ مدراس پرتگالی زبان کا لفظ ہے۔ اور آج سے ساڑھے چار سو سال پہلے یہ شہر آباد ہوا تھا۔ اگرچہ کہتے ہیں کہ اس کے اردگرد چھوٹے چھوٹے گاؤں یا قصبے کہہ لیجئے تو قبل مسیح بھی موجود تھے۔ لیکن بہرحال مدراس کا نام پرتگالیوں نے رکھا اور یہ پرتگالی لفظ ہے۔ عام طور پر تو اس شہر کا نام مدراس ساری دنیا میں مشہور ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ وہاں پر اس علاقے میں وزراء کے لیٹر پیڈ پر بھی اس کا وہ نام لکھا ہوا ہے جسے اب وہ رائج کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ نام ہے چنئی۔ کہتے ہیں کہ آپ ڈاکخانے میں چنئی لکھ کر خط ڈال دیں تو وہ مدراس پہنچ جائے گا۔ کسی نے پوچھا نام یونہی بیٹھے بٹھائے بدلے جاتے ہیں تو جواب دیا گیا کہ جب علاقے کے لوگ بدلنا چاہیں تو انہیں اس بات کا حق حاصل ہے اور یہ نام تو وہاں کی اسمبلی میں بدلا گیا ہے۔ کیا بڑے شہروں کے نام بھی بدلے جا سکتے ہیں جیسے مدراس ایک بہت بڑا شہر ہے۔ تو پتہ چلا کہ بدلے تو جا سکتے ہیں لیکن دفتری طور پر اس بات کے لئے وفاقی حکومت کی اجازت لینی پڑتی ہے۔ آخر بڑے شہروں کا تعلق سارے ملک سے اس طرح وابستہ ہوتا ہے کہ چھوٹے شہروں کا اس طرح نہیں ہوتا۔ چھوٹے شہروں کا نام کچھ بھی ہو چل جاتا ہے۔ لیکن بڑے شہروں کے نام تو نہ صرف اپنے ملک میں مشہور ہوتے ہیں بلکہ بیرونی دنیا بھی انہیں اسی نام سے جانتی ہے۔ اگر یہ نام بدلے جائیں تو بیرونی دنیا کو کتنی آسانی سے بتایا جا سکتا ہے کہ نام بدل دیا گیا ہے اس لئے ایسا کرنے کے لئے وفاقی حکومت کی اجازت لینی پڑتی ہے۔

یہ سب کچھ جو ہم نے کہا ہے کہ اس کا تعلق بھارت سے ہے آپ جانتے ہیں مدراس بھارت میں ہے۔ ممبئی بھی بھارت میں ہے۔ یہ ساری باتیں جو ہم نے ممبئی اور چنئی کے متعلق کی ہیں یہ بھارت سے تعلق رکھتی ہیں لیکن بہرحال جہاں تک نام بدلنے کا تعلق ہے پاکستان میں بھی نام بدلے گئے۔ ہندوستان میں بھی بدلے گئے ہیں ہو سکتا ہے کہ دنیا کے باقی حصوں میں بھی بدلے گئے ہوں لیکن ہم نے کبھی سنا نہیں۔ باہر کے ملکوں میں

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

انسان کی نیت سے اس کے اعمال کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخرالحق شمس

بشکریہ جمعہ میگزین نوائے وقت

حسین وادیوں کے جھرمٹ میں

پاکستان کے شمال اور آزاد جموں و کشمیر کے شمال مشرق میں 29 ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا شمالی علاقہ جات کا خطہ اپنے اندر گلیشئرز کی گود میں گھری حسین و جمیل وادیاں' بلند و بالا برف پوش اور فلک بوس پہاڑ' ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے اور گنگناتی ندیاں' بل کھاتی سڑکیں' پھلوں سے لدے باغات اور لہلہاتے کھیت سمیٹے ہوئے ہے۔ اس خطہ میں عظیم الشان ہمالیہ ہندوکش اور قراقرم کے پہاڑی سلسلے' دنیا کی دوسری بلند چوٹی کے ٹو دنیا کا بلند ترین محاذ جنگ اور گلیشئر سیاچن دنیا کی چھت سطح مرتفع پامیر دنیا کی خوبصورت وادی ہنزہ اور عظیم دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ پاکستان اور چین کو ملانے والی انسانی کاوش اور عزم وہمت کا شاہکار شاہراہ قراقرم بھی واقع ہے۔ اس رپورٹ میں شمالی علاقہ جات کا تاریخی پس منظر گزشتہ اور موجودہ سیاسی صورتحال' عمومی تعارف' معاشی حالات ترقی اور سروے کے بعد معلوم ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ گلگت' ہنزہ' دیامر اور بلتستان کے کچھ علاقے کسی زمانے میں "دردستان" کے نام سے موسوم تھے اور ان علاقوں کے لوگ درد کہلاتے تھے۔ اب یہاں کے پانچ اضلاع کو شمالی علاقہ جات کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ شمالی علاقہ جات کا خطہ قدیم زمانے میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا۔ ہر ریاست کا اپنا ایک حکمران تھا۔ یہ حکمران عوام کو کمزور کرکے اپنی حکومت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوششوں میں مصروف رہتے تھے۔ فلاح وبہبود کی بجائے ریاست کو وسیع تر بنانے کے لئے ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا کرنا ان کا روز کا معمول تھا۔ اسی وجہ سے ماضی میں یہ علاقے ہر میدان میں پسماندہ رہے ہیں۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے یاسین کے حکمران راجہ گوہر امان نے گلگت پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کر لیا اور یہاں کے حکمران شاہ سکندر کو قتل کر دیا۔ گلگت پر قبضے کی خبر سن کر کشمیر کے سکھ گورنر نے ایک سکھ رجمنٹ گلگت بھیج دی جس سے 1842ء میں گلگت سکھوں کے قبضہ میں چلا گیا اور 1846ء میں ڈوگروں کے کئی حملوں کے بعد یہ علاقہ مکمل طور پر ڈوگرہ راج میں شامل ہو گیا۔ ان کے تسلط میں رہتے ہوئے ان علاقوں کی خوشحالی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا بلکہ عوام مزید پستی میں گرتے چلے گئے۔

1917ء میں روس کے مشہور بالشویک انقلاب کی وجہ سے اس علاقے کی فوجی حیثیت میں اضافہ ہو گیا اسی وجہ سے برطانوی حکومت نے سرحد پار کے واقعات پر نظر رکھنے کے لئے 1935ء میں ان علاقوں کو ساٹھ سال کے لئے پٹے پر حاصل کر لیا۔ اس طرح ان علاقوں میں انگریز کی براہ راست حکومت شروع ہو گئی۔ انگریزی دور حکومت میں بھی سابقہ انتظامی حالات برقرار رہے اور انہوں نے مقامی حکمرانوں کے ذریعہ عوام کو لوٹنے کا سلسلہ جاری رکھا۔

تحریک آزادی کے وقت یعنی یکم اگست 1947ء کو انگریزی حکومت نے شمالی علاقہ جات کا خطہ دوبارہ مہاراجہ کشمیر کے حوالے کر دیا۔ اور مہاراجہ کشمیر نے ان علاقوں کو صوبہ کا درجہ دے کر بریگیڈئر گھنسارا سنگھ کو گورنر بنا دیا۔ پاکستان بننے کے بعد شمالی علاقہ جات کے عوام بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہوں نے کشمیر کو ہندوستان کے سپرد کرنے کے خلاف آواز بلند کی اور آخر کار یہاں کے بہادر اور دلیر عوام نے ڈوگرہ راج کو یکم نومبر 1947ء کو ختم کر کے آزادی کا پرچم بلند کیا۔ آزادی کے بعد ان علاقوں میں پندرہ دن تک عبوری حکومت قائم رہی اور پھر یہاں کے عوام کے اصرار پر اس علاقے کا الحاق غیر مشروط طور پر پاکستان سے کر دیا گیا یہ الحاق ان کے لئے زندگی کی نئی لہر ثابت ہوا اور یہاں کے معاشی اور تعلیمی حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے۔ یہ تبدیلی کسی منظم سیاسی تحریک کی بناء پر رونما نہیں ہوئی تھی بلکہ ایک مقامی مسئلہ جسے تقسیم ہندوستان کے نتیجہ میں اس علاقے میں پیدا ہونے والی بے یقینی کی صورتحال نے جنم دیا تھا اس کا محرک بنا تھا۔

1949ء میں معاہدہ کراچی کے تحت جب حکومت پاکستان نے شمالی علاقہ جات کا نظم ونسق باضابطہ طور پر اپنی تحویل میں لیا تو اس وقت قائد کشمیر چوہدری غلام عباس نے شمالی علاقہ جات کا دورہ کر کے لوگوں کو پہلی بار سیاست میں حصہ لینے کی ترغیب دی اور ان میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے لئے وہاں مسلم کانفرنس کی شاخ قائم کی۔ بعد میں معین قریشی کی سربراہی میں قائم پاکستان کی نگران حکومت نے شمالی علاقہ جات میں قانونی' انتظامی اور سیاسی صورتحال کی بہتری کے لئے فیصلہ کیا تھا کہ گلگت میں ایک تین ججی ہائی کورٹ قائم کیا جائے۔ شمالی علاقہ جات کو صوبے کا درجہ دے کر سینئر وفاقی وزیر کے عہدے کے برابر وہاں ایک چیف ایگزیکٹو متعین کیا جائے جو براہ راست وزیر اعظم پاکستان کے ماتحت ہو اور مقامی کونسل برائے شمالی علاقہ جات کے اراکین کی تعداد سولہ سے بڑھا کر بائیس کر دی جائے۔ موجودہ حکومت نے ان اصلاحات پر عملدرآمد کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے۔

1994ء میں وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کی صدارت میں مرکزی کابینہ کے اجلاس میں شمالی علاقہ جات کے لئے آئینی' عدالتی اور انتظامی اصلاحات کے پیکیج کی منظوری دی گئی۔ جس سے علاقے کے عوام کا آئینی حقوق کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوا۔

شمالی علاقہ جات کی فضا 1988ء سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے مذموم اثرات سے آلودہ چلی آرہی ہے۔ یہ اصلاحات پیکیج فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے بے حد مفید ثابت ہو گا۔ اس فیصلے کی رو سے شمالی علاقہ جات میں چیف ایگزیکٹو کا تقرر عمل میں آئے گا۔ جس کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا اور اسے وہ تمام انتظامی اور فنانشل اختیارات حاصل ہوں گے جو اس سے قبل اسٹیبلش منٹ اور فنانس ڈویژنوں کے پاس تھے۔ علاوہ ازیں وزیر مملکت کے عہدے کے برابر کا ایک ڈپٹی چیف ایگزیکٹو بھی مقرر کیا جائے گا۔ جو عوام کا منتخب کردہ ہو گا جس کا دفتر صدر مقام گلگت میں ہو گا۔ ڈپٹی چیف ایگزیکٹو شمالی علاقہ جات کی مقامی کونسل کے اراکین کی اکثریت رائے سے منتخب ہوا کرے گا اور جو چیف ایگزیکٹو کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کے مطابق کام کرے گا۔ شمالی علاقہ جات کی کونسل کے اراکین کی تعداد 18 سے بڑھا کر 26 کر دی گئی ہے جن میں سے 24 ارکان پارٹی کی بنیاد پر کرائے گئے انتخابات کے ذریعے منتخب ہوں گے جبکہ دو نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔

شمالی علاقہ جات کے پہلے جماعتی انتخابات 25۔اکتوبر 1995ء کو عمل میں آئے ان انتخابات میں 35 فیصد ووٹرز نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ پولنگ پر امن ماحول میں ہوئی اور یہ انتخابات منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوئے۔ شمالی علاقہ جات کے بڑے اضلاع یعنی ضلع گلگت' ضلع اسکردو اور ضلع دیامر کے چھ چھ انتخابی حلقے اور چھوٹے اضلاع یعنی ضلع گھانچے اور ضلع غذر کے تین تین انتخابی حلقے بنائے گئے۔ کل عام نشستوں کی تعداد 24 تھی جبکہ خواتین کے لئے 2 نشستیں مخصوص کی گئیں۔ خود مختار کونسل کے لئے ہونے والے ان انتخابات میں کوئی جماعت بھی واضح اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ تحریک فقہ جعفریہ 8 پاکستان پیپلز پارٹی 7' مسلم لیگ (ن) 1 اور آزاد ارکان 8 نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ امید کی جاتی ہے کہ موجودہ سیاسی صورتحال سے ان علاقوں میں خوشحالی آئے گی اور یہ علاقے ترقی کی راہوں پر گامزن ہوں گے۔

سادہ اور فطرت سے قریب تر شمالی علاقہ جات پانچ اضلاع گلگت' اسکردو' دیامر' گھانچے اور غذر پر مشتمل ہیں۔ ان میں سب سے بڑا ضلع اور صدر مقام گلگت ہے۔ تازہ ترین سروے کے مطابق ان علاقوں میں آبادی 12 لاکھ سے زائد ہے۔ سینا' بلتی اور بروسکی یہاں کی علاقائی زبانیں ہیں۔ ان علاقوں کے ساتھ چین' ہندوستان' افغانستان اور روس کی سرحدیں ملتی ہیں۔

ضلع دیامر کے دامن میں 8125 میٹر بلند پر شکوہ چوٹی نانگا پربت واقع ہے اور خضر آباد سے نظر آنے والی مشہور و معرفت چوٹی راکاپوشی 7788 میٹر بلند ہے۔ دنیا کی 14 بڑی پہاڑی چوٹیوں میں سے پانچ شمالی علاقہ جات میں واقع ہیں۔ یہاں 108 ایسی چوٹیاں ہیں جو 7000 میٹر سے بلند ہیں ابر آلود موسم میں ان چوٹیوں کا فضائی منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

وادی ہنزہ دنیا کی خوبصورت ترین وادیوں میں شمار ہوتی ہے۔ چاروں طرف سے برف پوش پہاڑوں سے گھری ہوئی یہ وادی قدرت کا حسین شاہکار ہے کریم آباد اس کا حسین ترین گاؤں ہے۔

یہاں آغا خان ٹرسٹ برائے ثقافت کے تحت 800 سال پرانا قلعہ بلتیت دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابتدا میں اس کے دو مینار گلیشئر کے ملبے پر تعمیر کئے گئے پھر کچھ کمرے تعمیر ہوئے اور 1900ء میں یہ قلعہ شاہی محل کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ گزشتہ پچاس سال سے رہائش کے لئے بند ہے۔ 1991ء سے اس کی مرمت کا کام شروع ہوا ہے اس کے چیف آرکیٹیکٹ سہیل اکبر کے مطابق دو سال تک مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا اور اس میں مختلف تاریخی نوادرات رکھ کر سیاحوں کے لئے کھول دیا جائے گا۔ شمالی علاقہ جات میں دریاؤں کی کل تعداد 12 ہے جن میں سے دریائے سندھ' دریائے گلگت' دریائے ہنزہ' دریائے یاسین اور دریائے گوپس اہم ہیں۔

مزاج' نفسیات' ثقافت' سوچ اور انداز سیاست کے اعتبار سے شمالی علاقہ جات پاکستان کے دوسرے علاقوں کی نسبت قدرے مختلف ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے یہ علاقے بڑی اہمیت کے حامل ہیں ان کا محل وقوع اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کو بہت زیادہ اہمیت دی جائے' فوجی اعتبار سے یہ علاقے پاکستان اور جنوبی ایشیا کی دوسری طاقتوں کے لئے بہت اہم ہیں۔

شمالی علاقہ جات کا رقبہ 29 ہزار 8 سو 14 مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقے میں ایک لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین زیر کاشت ہے۔ جبکہ ڈیڑھ لاکھ ایکڑ قابل کاشت زمین بنجر اور غیر آباد پڑی ہے۔ حکومت کو اس قابل کاشت زمین کو استعمال میں لا کر قدرت کے خزانوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ان علاقوں میں مختلف اقسام کی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ پانی کی فراہمی کے مطابق نشیبی علاقوں میں سال میں دو فصلیں جبکہ بالائی علاقوں میں صرف ایک فصل کاشت کی جاتی ہے۔ ان علاقوں میں کاشتکاری کے پرانے اور فرسودہ طریقوں کی وجہ سے زراعت کچھ زیادہ ترقی نہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکی- پاکستان سے الحاق کے بعد دوسرے شعبوں کے ساتھ ساتھ زراعت نے بھی خوب ترقی کی ہے- زرعی معیشت کو ترقی دینے کے لئے محکمہ زراعت و جنگلات کے محکموں کو فعال بنایا گیا اور کسانوں کو جدید زرعی آلات فراہم کئے گئے-

اس کے علاوہ بیج اور کھاد کی فراہمی کے لئے زرعی قرضہ جات کی سہولتیں بھی فراہم کی گئیں- یہاں نہری نظام کے ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے- گندم، مکئی، جو، آلو، چاول، وغیرہ اہم فصلیں ہیں- یہ فصلیں میرا زمین، ریتلی زمین اور چکنی زمین میں پھلتی پھولتی ہیں- ان علاقوں میں خوبانی، اخروٹ، بادام، ناشپاتی، آڑو، انگور، سیب، چیری اور انجیر جیسے شیریں پھل کثرت سے پائے جاتے ہیں- یہاں کی زمین آب و ہوا کے اعتبار سے پھلوں کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں ہے پھلوں کی سالانہ مجموعی پیداوار 10 لاکھ من سے زیادہ ہے- ذرائع آمدورفت میں ترقی کے باعث یہ پھل شاہراہ قراقرم کے ذریعے پاکستان کی دوسری بڑی منڈیوں تک نہایت آسانی سے پہنچتے ہیں- ان علاقوں کا ایک خاص ذریعہ معاش گلہ بانی ہے- ایک اندازے کے مطابق ان علاقوں میں 20 لاکھ سے زائد مویشی پائے جاتے ہیں- بھیڑ بکریوں کی اون سے پٹی، چادریں اور کھیس وغیرہ بنائے جاتے ہیں- آزادی سے پہلے سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے یہ شعبہ ترقی نہ کر سکا- حکومت پاکستان نے اس شعبے میں خاص توجہ دی ہے اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچاتی ہے جس کی وجہ سے یہاں کے عوام اس قابل ہوئے ہیں کہ ان مویشیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اب حکومتی سطح پر اعلیٰ نسل کے جانور بیرون ممالک سے لا کر یہاں متعارف کرائے جا رہے ہیں- شمالی علاقہ جات میں جنگلات کا کل رقبہ 11 سو مربع میل پر پھیلا ہوا ہے- بہترین ماحول اور معاشی اعتبار سے کسی بھی ملک میں جنگلات کا رقبہ 25 فیصد ہونا ضروری ہے- جنگلات کے بے شمار فائدوں کے ساتھ ساتھ یہ بہتر ماحول مہیا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں- پاکستان میں جنگلات کل رقبہ کا 3 فیصد سے بھی کم ہیں جو نہ ہونے کے برابر ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ درختوں کو کاٹنے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے- درخت اتنے لگائے نہیں جاتے کہ جتنے کاٹ دیئے جاتے ہیں- حکومت اس اہم مسئلہ کی طرف فوری توجہ کرے اگر وقت گزر گیا تو ہم لکیر پیٹتے رہ جائیں گے-

شمالی علاقہ جات کے برف پوش اور فلک بوس پہاڑ دوسرے قدرتی وسائل کے ساتھ ساتھ معدنیات کی دولت سے بھی مالا مال ہیں- سائنس اور ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان علاقوں میں معدنیات کے متعلق کوئی مکمل اور جامع سروے نہیں کئے گئے- یہ پہاڑی علاقے دنیا کے بہترین معدنیات کے علاقے کہلاتے ہیں اور یہاں کے قیمتی پتھر دنیا میں بہت اہمیت رکھتے ہیں- محدود سروے کے مطابق جن معدنیات کی نشاندہی کی گئی ہے ان میں سنگ مرمر، ابرق، سیسہ، ہنگ خارا، زہر مہرہ، یاقوت، اکیو مرین، نیلم، یورینیم، زمرد، چینی کی مٹی اور تانبہ شامل ہیں- معدنیات کی ترقی صرف لیز کی حد تک محدود ہے اور اسے ابھی باقاعدہ معاشی ذریعہ نہیں بنایا گیا- نئے سروے کرانے سے ان علاقوں میں موجود قیمتی پتھروں کے پوشیدہ ذخائر کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے گا اور انہیں نکال کر بین الاقوامی منڈیوں میں اعلیٰ داموں فروخت سے یہاں کے باسیوں کی خوشحالی میں اضافہ ہو گا- صنعت کاری کو فروغ دینے کے لئے حکومت پاکستان نے صنعتوں کے قیام اور وسائل کو بروئے کار لانے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں- بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف علاقوں میں ہائیڈل پاور سٹیشنوں کا قیام اور ذرائع آمدورفت کو بہتر بنانے کے لئے سڑکوں کی تعمیر کا کام عمل میں لایا جا رہا ہے-

یہاں کا موسم مجموعی طور پر خوشگوار ہے- پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں گرمیوں میں کم گرمی اور سردیوں میں سخت سردی ہوتی ہے- مون سون کا عرصہ اگست سے اکتوبر کے شروع تک رہتا ہے- ان علاقوں میں سب سے زیادہ گرمی تحصیل چلاس میں اور زیادہ سردی بلتستان کے علاقوں میں پڑتی ہے- اپریل، مئی اگست اور ستمبر خوشگوار مہینے ہوتے ہیں ان مہینوں میں ملکی اور غیر ملکی سیاح بڑی تعداد میں ان علاقوں کا رخ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سیاحت اب یہاں صنعت کا درجہ اختیار کرتی جا رہی ہے-

یہاں بدھ مت قدیمی مذہب متصور ہوتا ہے- ابھی بھی اگر دیکھا جائے تو کارگاہ وادی میں بدھ مت کے نشان پہاڑوں پر ملتے ہیں- گوتم بدھ کا مجسمہ نوپورہ گلگت میں واقع ہے جو 9 فٹ لمبا ہے اور جسے 30 فٹ کی بلندی پر چٹان کھود کر بنایا گیا ہے-

شمالی علاقہ جات میں اسلام سید علی ہمدانی کی کوششوں سے پھیلا- آپ 1379ء میں پہلی مرتبہ بلتستان آئے اور بڑی تعداد میں مساجد اور خانقاہیں تعمیر کرائیں جن میں 786ھ میں مسجد "حضرت میر بھڑوا" مسجد ابراہیمی کے طرز پر تعمیر کروائی گئی- سید علی ہمدانی کے بعد میر شمس الدین عراقی اور علی طوسی کی اسلام کے لئے بہت خدمات ملتی ہیں- ان علاقوں میں تقریباً ہر مکتبہ فکر کے لوگ پائے جاتے ہیں- ایک اندازے کے مطابق اسکردو اور گلگت میں فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کی اکثریت ہے، ضلع گھانچے میں نور بخشی، ضلع غذر میں اسماعیلی اور ضلع دیامر میں اہلسنت کی اکثریت ہے- پرانے وقتوں میں جب ان علاقوں میں سڑکیں تعمیر نہیں ہوئی تھیں اس وقت عوام کو آمدورفت کی مشکلات کا سامنا تھا- لوگ گھوڑے، خچر اور اونٹ کے علاوہ پیدل سفر کیا کرتے تھے-

ان علاقوں میں آج بھی ایسے بزرگ ملتے ہیں جنہوں نے ایک وادی سے دوسری وادی تک اور میدانی علاقوں تک سینکڑوں میل پیدل سفر کئے ہوئے ہیں- وادی ہنزہ کریم آباد کے 80 سالہ بزرگ گل خان نے بتایا کہ "آزادی سے پہلے وہ کچے راستوں پر پیدل سفر کیا کرتے تھے- میدانی علاقوں تک پہنچتے پہنچتے مہینوں لگ جاتے تھے- رشتہ دار رخصت کرنے سے پہلے اجتماعی دعا کرتے تھے اور اس خیال سے روانہ کرتے کہ شاید دوبارہ ملاقات ہو سکے یا نہیں" اس زمانے میں پکی سڑکیں تو تھیں نہیں اس لئے کچے راستوں پر چلنا بہت خطرناک تھا اس کے علاوہ خطرناک جانوروں کا خطرہ بھی اپنی جگہ تھا جس کی وجہ سے اکثر مسافر اپنی منزل تک پہنچ نہیں سکتے تھے- مختلف وادیوں تک رسائی بہت مشکل تھی- اس لئے یہ علاقے کافی عرصہ تک میدانی علاقوں اور دوسری وادیوں سے کٹے رہے- ان کے متعلق معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں-

وقت کے ساتھ ساتھ ان علاقوں نے ترقی کی اور سڑکیں تعمیر ہوئیں- حقیقی ترقی کا آغاز 1975ء سے شروع ہوا اور اب تک 400 کلومیٹر پکی سڑکیں 3565 کلومیٹر کچی سڑکیں اور 376 پل تعمیر ہو چکے ہیں بجلی اور دوسری سہولتوں کی وجہ سے یہاں خوشحالی نے ڈیرے ڈالے ہیں اور مختلف میدانوں میں ترقی شروع ہو چکی ہے- 30 فیصد آبادی کو بجلی کی سہولت میسر آ چکی ہے، مختلف آبشاروں پر 63 پن بجلی گھر تعمیر کئے گئے ہیں اور 195 آب نوشی کی سکیموں کے ذریعے 35 فیصد آبادی کو صاف پانی میسر ہے- طبی سہولتوں کے لئے ہسپتالوں کے علاوہ 110 ڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں-

اسلام آباد کا گلگت سے ہوائی سفر کے ذریعے رابطہ تو 1949ء میں ہو گیا تھا لیکن باقاعدہ ایئرپورٹ 1951ء میں تعمیر ہوئی 3 مئی 1986ء کو اسلام آباد تا اسکردو پی آئی اے نے بوئنگ 737 کی پروازوں کا آغاز کیا- اسلام آباد سے آج کل روزانہ 3 فوکر گلگت کے لئے روانہ ہوتے ہیں-

یہ خطہ اپنی جنت نظیر خوبصورتی کی وجہ سے سیاحوں کے لئے توجہ کا مرکز ہے بلند و بالا پہاڑی چوٹیاں اور گلیشئرز کوہ پیماؤں اور ہائیکنگ کے شوقین افراد کو دعوت دیتے ہیں- گلگت کو اس خطہ کا صدر مقام ہونے کی وجہ سے خاصی اہمیت حاصل ہے- کاروبار کا بڑا مرکز بھی یہی شہر ہے- یہاں سیاحت کا موسم تقریباً سارا سال رہتا ہے- یوں تو یہ خوبصورت شہر اور سارا علاقہ ہی گھومنے پھرنے کے قابل ہے- لیکن گلگت سے قریب درج ذیل مقامات خاص طور پر سیاحوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں جن میں نوپورہ کا بت، مغل مینار، چنار باغ، کارگاہ وادی، گورا قبرستان، وادی نلتر، یادگار قلعہ گلگت، بگروٹ، چینی یادگار، یاسین، آثار قدیمہ نوپورہ اور دنیور کی زیارت وغیرہ شامل ہیں-

ان حالات کے ساتھ ساتھ یہ عظیم خطہ تعلیم اور دوسرے ترقیاتی کاموں میں ابھی بھی بہت پیچھے ہے- عوام پسماندگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں- جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے تو لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ یہاں کے پرائمری سکول کے استاد باقاعدگی سے نہیں آتے اگر آئیں بھی تو صحیح طرح سے پڑھاتے نہیں اور گزشتہ سال وادی سلتر و مندک سیاچن کے دامن کے ایک سکول میں اساتذہ نے پانچویں جماعت کے بچوں کو دو دو سو روپے لے کر سرٹیفکیٹ ایشو کئے- بعض علاقوں میں دیکھا گیا کہ سکولوں میں اساتذہ کی خالی آسامیوں کو پر ہی نہیں کیا گیا- تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ بعض اساتذہ دور دراز علاقوں میں تعیناتی پر بعد میں سفارشوں کے ذریعے اپنی تعیناتی کو کینسل کروا لیتے ہیں جس کی وجہ سے ایسے علاقوں کے طلبا کو یا تو دور دراز علاقوں کے سکول میں داخلہ لینا پڑتا ہے یا پھر بعض تعلیم چھوڑ دیتے ہیں اس طرح بہت سے ذہین بچے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں- ان علاقوں کے سروے کے بعد درج ذیل باتیں سامنے آئیں-

- شمالی علاقہ جات کی واحد پبلک لائبریری بنیادی سہولتوں سے محروم ہے-
- اسکردو ڈگری کالج میں پاس ہونے والے طلباء کی تعداد انتہائی کم ہے-
- پریس کلب گلگت کو سیاسی سرگرمیوں اور دوسری تقریبات میں اہمیت نہیں دی جاتی-
- مستحق دیہات میں بجلی کی فراہمی ابھی تک نہیں ہوئی
- پکی سڑکیں، ہسپتال، بجلی اور تعلیمی سہولتوں کا ابھی تک فقدان ہے-
- مہنگائی آسمان سے باتیں کرتی ہے- دوکاندار اپنی مرضی سے قیمتیں بڑھا لیتے ہیں-
- گلگت شہر میں تالے کی چابی بنانے والوں کی کسی زمانے میں دو دکانیں تھیں جن میں سے ایک کاریگر شہر سے باہر چلا گیا اور دوسرا اپنے گاؤں-
- عینک کی مرمت کے لئے گلگت شہر میں کوئی کاریگر موجود نہیں جس کی وجہ سے عینک کا ٹانکا لگانے کے لئے ساڑھے چھ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے راولپنڈی جانا پڑتا ہے-
- گلگت شہر میں سڑکیں مرمت کرنے کے لئے چینی ماہرین کی خدمات لی گئی ہیں-
- ان علاقوں میں اب بھی 80 سالہ ایسے بزرگ ملتے ہیں جنہوں نے میدانی علاقوں کی شکل نہیں دیکھی-

(جمعہ میگزین روزنامہ نوائے وقت 12 جولائی 1996ء)

سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

برما پر اقتصادی پابندیوں کی سفارش

یورپی پارلیمنت نے یورپی برادری کے رکن ملکوں سے سفارش کی ہے کہ برما کی حکومت پر اقتصادی پابندیاں نافذ کی جائیں اور برما میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خاتمے اور جمہوریت کی بحالی تک وہاں سیاحت اور سرمایہ کاری سے باز رہا جائے یورپی پارلیمنٹ نے یہ سفارشات برما سے موصول ہونے والی وہ ویڈیو فلم دیکھنے کے بعد کی ہیں جس میں برما کی جمہوریت نواز خاتون رہنما آنگ سوئی کی نے کہا ہے کہ جمہوریت کی تحریک کی بہترین امداد برما پر اقتصادی پابندیوں کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

برما پر کئی سالوں سے فوجی حکومت کر رہے ہیں۔ انہوں نے انتخابات بھی کروائے مگر فوجیوں کی توقع کے برعکس ان انتخابات میں مادام آنگ سوئی کی سیاسی پارٹی نے اکثریت حاصل کرلی۔ لیکن چونکہ برما کے حکمرانوں نے نیک نیتی سے انتخابات نہیں کروائے تھے اس لئے انہوں نے ان انتخابات کو ہی کالعدم قرار دے دیا اور جمہوریت پسند خاتون مادام آنگ سوئی کو قید میں ڈال دیا جہاں انہوں نے 5-6 سال قید میں گزارے۔ آخر دنیا بھر کے دباؤ سے مغلوب ہو کر برما کی فوجی حکومت نے مادام آنگ سوئی کی کو اس شرط پر رہا کیا کہ وہ سیاست میں حصہ نہ لیں گی اور حکومت کے خلاف کوئی پریشانی پیدا نہیں کریں گی۔ چنانچہ مادام آنگ سوئی جب رہا ہوئیں تو ان کا رویہ بے حد معتدل تھا جس نے ان کے مداحوں کو پریشان بھی کیا۔ تاہم آہستہ آہستہ انہوں نے کھلنا شروع کیا۔ اور اب پھر سے وہ برما میں جمہوریت کی علامت بن چکی ہیں فوجی حکومت ملک میں جمہوریت بحال کرنے کو تیار نہیں ہے۔ بین الاقوامی دباؤ کا سردست ان پر اثر نہیں ہو رہا۔

ooo

عراق پر الزامات

عراق پر امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے اور اسرائیل کے خفیہ ادارے موساد نے الزام لگایا ہے کہ عراق نے امریکہ اور اسرائیل سے خلیج کی جنگ کا بدلہ لینے کے لئے جراثیمی مواد کی 50 لاکھ بوتلیں تیار کرلی ہیں۔ یہ بوتلیں پرفیوم سائز کی ہیں اور عراق کا پروگرام یہ ہے کہ ان کو مختلف ذرائع سے خفیہ طور پر امریکہ اور اسرائیل پہنچا دیا جائے جہاں پر عراقی ایجنٹ ان کو حاصل کر کے خفیہ طور پر امریکہ اور اسرائیل کے مختلف شہروں میں پانی کے ذخائر میں ملا دیں گے جس سے ہزاروں لوگوں کی ہلاکت کا بندوبست کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ عراق امریکہ میں دہشت گردی کی کارروائیاں بھی شروع کر دے گا۔

امریکہ نے عراق کو دھمکی دی ہے کہ اگر ایسے کسی منصوبے پر عمل کیا گیا تو جواباً امریکہ بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔

امریکہ اور اسرائیل خلیج کی جنگ میں عراق کو تباہ و برباد کر چکے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان کے ذہنوں سے عراق کا خوف دور نہیں ہوا۔ امریکہ اور اسرائیل کا ایسے الزامات سے مقصد یہ ہے کہ عراق پر سے اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم نہ کی جا سکیں جو 1990ء میں عراق پر اس وقت عائد کی گئی تھیں جب اس نے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

عراق کی حالت اس وقت اتنی خراب ہے کہ وہ ایسی کسی کارروائی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ عراق نے اپنے تمام اسلحہ کو اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے سامنے تباہ کر دیا ہے۔ اور اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے عراق کے عوام زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اس صورت حال میں ایسے کسی اقدام کے بارے میں سوچنے کی بھی عراق کے پاس گنجائش نہیں ہے۔

ooo

اسرائیلی وزیر اعظم کی خواہش

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو نے گزشتہ روز مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل شام کے ساتھ فوری طور پر مذاکرات شروع کرنا چاہتا ہے تاہم اسرائیلی وزیر اعظم نے اس کے ساتھ جو شرط عائد کی ہے وہ اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ ان کی نیت کس قدر نیک ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ مذاکرات سے پہلے شام کو اپنا معاندانہ رویہ ترک کرنا ہو گا۔ اور اپنے طرز عمل میں مثبت تبدیلی لانی ہو گی۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے خصوصی طور پر شام کی حزب اللہ ملیشیا کے ساتھ گٹھ جوڑ کی مذمت کی۔

دریں اثناء مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ انہیں قوی امید ہے کہ اسرائیل اور عربوں کے درمیان امن مذاکرات کے رستے میں تمام رکاوٹیں جلد دور ہو جائیں گی۔ اور مشرق وسطی امن مذاکرات دوبارہ شروع ہو جائیں۔ مصری صدر نے یہ باتیں اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو سے ملاقات کے بعد کہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے وزیر اعظم نے ان کی باتیں غور سے سنیں صدر حسنی مبارک نے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم اپنے ہمسایہ عرب ممالک کے ساتھ امن چاہتے ہیں۔

صدر حسنی مبارک کی باتیں کس قدر کھوکھلی ہیں اس کا اندازہ اسرائیلی حکومت کے رویہ اور بیانات سے کیا جا سکتا ہے۔ نئے اسرائیلی وزیر اعظم نے حکومت سنبھالنے کے بعد ماضی میں جاری امن معاہدے پر عمل درآمد کو روک دیا ہے۔ اور آں جہانی اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابین کے اس نظریے سے واضح اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ جس میں مسٹر رابین کہا کرتے تھے کہ زمین کے بدلے امن حاصل کیا جائے گا۔ مسٹر یاہو ایک طرف شام سے مذاکرات شروع کرنا چاہتے ہیں دوسری طرف شام پر الزام عائد کر رہے ہیں کہ وہ لبنان کے حزب اللہ گوریلوں کی تائید کر رہا ہے جبکہ شام کئی بار اس الزام کی تردید کر چکا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے متضاد بیانات بتا رہے ہیں کہ ماضی کا امن منصوبہ آئندہ پانچ سال تک محض چیونٹی کی رفتار سے ہی رینگ سکے گا۔

ooo

یاد ماضی

حکومت کو مشورہ

نائیجیریا کے اخبار دی ٹروتھ کے 15- مارچ 1957ء کے صفحہ اول پر بڑی سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ احمدیہ جماعت کے سربراہ اعلیٰ نے پاکستانی حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کے متعلق اپنی پالیسی پر قائم رہے۔ آپ نے فرمایا کہ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے آٹھ سال بعد سیلون اور شام اور ایسی بعض دیگر حکومتوں کا یہ مشورہ کہ ہندوستان اور پاکستان آپس میں مفاہمت کرلیں (اس کا مطلب یہ ہے کہ کشمیر تقسیم ہو جائے۔) ناقابل قبول ہے۔ یہ لوگ آٹھ سال تک کہاں تھے۔ اب جبکہ اقوام متحدہ اس بات پر مصر ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے۔ ایسی تجاویز جو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہوں کیوں پیش کی جا رہی ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب بھی مسلمانوں کے مفاد میں کوئی بات سامنے آتی ہے بعض لوگ اس کی نفی کرنے کے لئے عجیب عجیب تجاویز پیش کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں حضرت صاحب نے اپنے خطبہ میں پاکستان کی حکومت سے کہا کہ مسلمانوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ کشمیریوں کے لئے حق خود ارادیت لینے کی پالیسی پر قائم رہیں اور چاہے مشورہ کسی بھی طرف سے آئے اس امر کے خلاف اسے قبول نہ کیا جائے۔ ورنہ مسلمانوں کے لئے خطرناک نتائج نکلنے کا خدشہ ہے۔

بقیہ صفحہ 3

ایک خاصا عرصہ وقت گزارنے کا موقعہ ملا ہے لیکن کبھی یہ نہیں سنا تھا کہ فلاں شہر کا نام بدل کر نیا نام رکھ دیا گیا ہے۔ جو نام موجود ہیں اور ایک لمبے عرصے سے موجود ہیں بلکہ جب سے رکھے گئے ہیں اسی وقت سے موجود ہیں۔ وہی نام جاری ہیں۔ وہی نام چالو ہیں۔ سب لوگ اسی نام سے ان شہروں کو قصبوں کو دیہات کو پکارتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کوئی ایسی بات نہیں آخر جو لوگ نام بدلتے ہیں وہ بھی تو کسی نہ کسی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ بعض وقت قومیت آڑے آجاتی ہے۔ ہم منٹگمری کو منٹگمری کیوں کہیں۔ منٹگمری تو ایک جرنیل تھا اور ایک انگریز تھا۔ اس کا نام ہم نے ساہیوال رکھ دیا۔ اسی طرح چوہڑکانہ کا نام فاروق آباد رکھا گیا۔ فیصل آباد کا نام بھی بدلا گیا جو لائل پور تھا۔ لائل ایک انگریز کا نام تھا۔ اس کی وجہ سے اسے لائل پور کہتے تھے۔ اب فیصل آباد رکھا گیا ہے۔ اسی طرح نام بدلے جاتے ہیں اور جہاں جہاں یہ وجوہات پیدا ہوں گی یا ان وجوہات کو اہمیت دی جائے گی وہاں یہ نام بدلتے ہی رہیں گے۔ آپ یاد رکھیں کہ مدراس کا نام اب چنئی ہے۔

ایک شخص نے اس سلسلے میں ایک اور سوال داغ دیا وہ سوال یہ ہے کہ بعض مٹھائیاں مدراس کے نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً آپ کہہ لیجئے مدراس کا کھویا۔ یہ نہیں کہ کھویا ہی مشہور ہے۔ کوئی اور چیز مشہور ہو گی لیکن مثال کے طور پر کہہ رہے ہیں کہ مدراس کا کھویا یا مدراس کی برفی۔ تو اسی شخص نے سوال کیا کیا ان مٹھائیوں کے نام بھی بدلے جائیں گے۔ کیا ہم ان کو چنئی کھویا کہیں گے۔ جس کا جواب کسی کے پاس نہیں۔ یہ رواج سے بات تعلق رکھتی ہے۔ مٹھائی کو اگر مدراس کے نام ہی سے منسلک رکھا جائے تو کیا حرج ہے۔ لیکن اگر شہر کا نام ہی بدل دیا ہے تو مٹھائی کا نام بدلنے میں کیا تکلف ہے۔

ooo

آپ کا خط ملا

ایک معزز قاری نے لکھا ہے۔

دوسری بات جس کی طرف توجہ دلانا مناسب ہو گا۔ کل کے روزنامہ یعنی 14 جولائی بروز اتوار ایک نکاح کی خبر چھپی ہے۔ بچی کا نام امتہ الزمرد لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ کاتب کی غلطی ہے یا نام ہی غلط رکھا گیا جو سوئے ادب ہے کسی (صاحبہ) ایمان کا نام امتہ الزمرد نہیں ہو سکتا اس کی اصلاح مناسب ہے۔ اگر کاتب کی غلطی ہے تو بھی اگر نام غلط رکھا گیا ہے تو بھی یا تو ان کے والد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب چوہدری ارشاد احمد ورک کو توجہ دلائی جائے۔ آپ ناموں کے بارے میں خصوصاً ایسے ناموں کے بارے میں جن کے ساتھ عبد یا امتہ ہوتا ہے مختصر لکھ کر شائع کر دیں۔

گزارش ہے کہ یہ کاتب کی غلطی نہیں ہے اس سلسلہ میں جو خط ہمیں اعلان نکاح کے لئے ملا تھا اس میں بھی نام امتہ الزمرد ہی ہے۔ اور نکاح فارم میں بھی نام امتہ الزمرد ہی ہے۔ بہرحال اس عزیزہ کے والد محترم چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب اس بات کی طرف توجہ فرمائیں۔

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

Atlanta 1996

اٹلانٹا اولمپکس میں بعض کھیلوں کے مقابلوں میں دیئے جانے والے میڈلز میں گھپلوں کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ عالمی ہیوی ویٹ جوڈو چیمپئن ڈیوڈ ہوودون سے چین کے ہیوی ویٹ چیمپئن سونگ سنگ من کو تلاش کر رہے ہیں۔ ڈیوڈ کا گولڈ میڈل غلطی سے سونگ سنگ من کو دے دیا گیا تھا۔ جبکہ خواتین کے ہیوی ویٹ جوڈو کے مقابلے میں کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والی کرسٹی سیکواڈ تیسرے نمبر پر آنے والے ہیوی ویٹ جوڈو مرد کو ڈھونڈ رہی ہے کیونکہ سیکواڈ کا میڈل اسے غلطی سے دے دیا گیا ہے۔ انٹرنیشنل جوڈو فیڈریشن نے ان واقعات کو معمول کی غلطی قرار دیا ہے۔

اب تک ہونے والے مقابلہ جات میں جیتنے والے ممالک کی تفصیل۔

اولمپکس میں میڈل پوزیشن

ملک	گولڈ	سلور	برونز	کل میڈل
روس	7	2	2	11
امریکہ	4	9	2	15
پولینڈ	4	1	0	5
چین	3	4	3	10
فرانس	3	3	5	11
جنوبی کوریا	3	1	0	4
ترکی	3	0	0	3
اٹلی	2	2	2	6
بیلجیم	2	0	1	3
آئرلینڈ	2	0	0	2
آسٹریلیا	1	0	3	4
جنوبی افریقہ	1	0	1	2
کوسٹاریکا	1	0	0	1
قازقستان	1	0	0	1
نیوزی لینڈ	1	0	0	1
رومانیہ	1	0	0	1
جرمنی	0	5	7	12
کیوبا	0	2	1	3
بیلاروس	0	2	1	3
یونان	0	2	0	2
برازیل	0	1	2	3
سویڈن	0	1	1	2
جاپان	0	1	0	1
آسٹریا	0	1	0	1
سپین	0	1	0	1
ازبکستان	0	1	0	1
بلغاریہ	0	0	4	4
ہالینڈ	0	0	3	3
ہنگری	0	0	3	3
کینیڈا	0	0	2	2
یوگوسلاویہ	0	0	1	1
یوکرائن	0	0	1	1

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم کرامت اللہ صاحب بابت ترکہ محمد شریف صاحب (وفات یافتہ)

مکرم کرامت اللہ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم محمد شریف صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مبلغ 2152/42 روپے ان کے کھاتہ محاسب میں جمع ہیں۔ لہٰذا یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم کرامت اللہ صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم محمد اکرم صاحب (بیٹا)
۳۔ محمد اشرف صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرمہ صفیہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرمہ آصفہ شریف صاحبہ ترکہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب)

مکرمہ آصفہ شریف صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ولد نظام دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 22/52 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۲۔ مکرم محمد لطیف صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم محمد حمید صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم سلیم احمد صاحب (بیٹا)
۵۔ مکرمہ انیسہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرمہ آصفہ شریف صاحبہ (بیٹی)
۷۔ مکرم امین الدین صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پلاٹ پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ

جلسہ سالانہ یو کے کا پروگرام

اس دفعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 31ویں جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے جس کا سارے کا سارا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی غیر معمولی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اس غیر معمولی واقعہ پر ہر احمدی کا دل خدا کے حضور جذبہ تشکر سے سربسجود ہے۔

حضرت صاحب کے پروگرام

اس جلسہ کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جو تقاریر، مجلس سوال و جواب وغیرہ لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی ان کی تفصیل (پاکستانی وقت کے مطابق) درج ذیل ہے۔

جمعہ 26- جولائی 1996ء

5-00 (سہ پہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-20 (شام) لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
8-00 حضرت صاحب کا افتتاحی خطاب
12-00 (رات) مجلس سوال و جواب۔ اردو

ہفتہ 27۔ جولائی 1996ء

3-45 (سہ پہر) مستورات کے جلسہ سے حضرت صاحب کا خطاب
8-20 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب۔ (جلسہ کا دوسرا دن)

اتوار 28۔ جولائی 1996ء

3-30 (سہ پہر) عالمی مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-00 عالمی بیعت
8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ یو کے کے پروگرام
26۔28 جولائی 1996ء

چونکہ اس بار جلسہ سالانہ کا سارا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو نشر ہوگا اس لئے ذیل میں مکمل پروگرام کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

جمعہ 26 جولائی 1996ء

5-00 (سہ پہر) خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-20 (شام) لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-30 تلاوت کلام الٰہی۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم
8-00 (رات) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب دعا
12-00 (رات) اردو مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ہفتہ 27۔ جولائی 1996ء

2-00 (دوپہر) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم
2-15 تقریر بر موضوع کلام الٰہی۔ از سلیم احمد ملک صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ۔ یو کے
2-40 سیرۃ حضرت بانی سلسلہ "تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں" از مولانا عطاء المجیب صاحب راشد۔ امام بیت الفضل لندن
3-10 تربیت اولاد کے سنہری اصول۔ از آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یو کے
3-40 نظم
3-45 جلسہ مستورات سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
وقفہ
8-00 (رات) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم
8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 28- جولائی 1996ء

2-00 (دوپہر) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم
2-15 سیرۃ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ بچوں اور اہل خانہ سے حسن سلوک از مکرم زاہد خان۔ صدر جماعت جلنگھم
2-40 دعوت الی اللہ کی اہمیت اور موجودہ وقت میں اس کی ضرورت از مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب۔ صدر مجلس انصار اللہ یو کے۔
3-10 معزز مہمانوں کی مختصر تقاریر
3-30 (سہ پہر) عالمی مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-00 عالمی بیعت
وقفہ
8-00 (رات) تلاوت۔ اردو ترجمہ۔ اردو نظم
8-20 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب
دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بم دھماکوں پر ہم بھارت سے احتجاج کریں گے۔ یہ ہمارا اخلاقی حق ہے۔ بم دھماکے پر افسوس اور دکھ ہوا ہے۔ کوشش کریں گے کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ بھارت فوجی طریقہ سے مسئلہ کشمیر حل نہیں کر سکتا۔ پاکستان اپنی سیکیورٹی سے غافل نہیں رہ سکتا۔ لاہور ائر پورٹ پر بم دھماکے کی جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ دھماکے رک نہیں سکتے۔ میرے سمیت کسی کے ساتھ بھی واقعہ ہو سکتا ہے۔ بہتر انداز میں کام کر کے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ ایسا واقعہ کسی دوسرے کے ساتھ ہی ہو گا میرے ساتھ نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوف نہیں پھیلانا چاہتے عوام کو خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ سرکاری ادارے اپنی کارکردگی بہتر بنائیں۔ پولیس فورس کو مزید سہولتیں دینے کے ساتھ ساتھ مزید پروفیشنل بنایا جائے۔ یہ دھماکے عوام حکومت اور اپوزیشن کے خلاف مشترکہ دہشت گردی ہے۔ مل کر مقابلہ کیا جائے۔

○ صدر کی آمد کے موقع پر وزیر داخلہ نے بتایا کہ بم دھماکے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد صرف 3 ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 4 افراد ہلاک ہوئے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ دھماکہ ناقص سیکیورٹی کی وجہ سے ہوا ہے میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ وزیر داخلہ نے سینٹ میں لاہور ائرپورٹ پر بم دھماکہ پر بحث کے دوران کہا کہ دھماکے کے اسباب کا جائزہ لینے کے لئے ایف بی آئی کے نمائندے کو لاہور بھیجا جائے گا۔ ہمارے پاس پولیس فورس کی کمی ہے۔ دھماکوں پر اپوزیشن نے بحث کرتے ہوئے حکومت کو مورد الزام ٹھہرایا کہ حکومت عوام کے جان و مال کی حفاظت میں ناکام ہو چکی ہے۔ اپوزیشن نے کہا کہ لوگوں نے حفاظت خود کرنی ہے تو پھر حکومت کیا کرے گی۔ پنجاب میں انتظامیہ مفلوج ہو چکی ہے۔ حکومت مستعفی ہو جائے۔ حکومتی نمائندگان نے کہا کہ اپوزیشن نے دہشت گردی کا ذکر تو بہت کیا ہے لیکن دہشت گردی کی مذمت کسی نے بھی نہیں کی۔ حکومتی ارکان نے اس صورت حال کو افسوسناک قرار دیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ انتظامیہ امن و امان قائم رکھنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ عوام کو چوکس رہنا پڑے گا۔ بم دھماکے سازش کے تحت ہو رہے ہیں۔ تخریب کاروں کو پکڑنا انتظامیہ کے بس کا روگ نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ باتیں سرگودھا میں کہیں۔ وزیر اعلیٰ کی آمد پر سرگودھا میں سول کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ بازار بند رہے۔ لوگوں کو گھروں میں بند کر دیا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف 1993ء کی صورت حال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن صدر اسمبلی نہیں توڑیں گے۔ صدر پارلیمانی جمہوریت کے حامی ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے جدوجہد بھی کی عدالتیں آئین کے آرٹیکل 58 (2)(بی) کے خلاف فیصلہ دے چکی ہیں پوری قوم نے بھی اسے مسترد کر دیا ہے۔ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ اپوزیشن الیکشن میں کامیاب ہو۔ صدر سے اپوزیشن کے وفد کی ملاقات اچھی بات ہے۔ موجودہ صورت حال میں احتجاج اور دھرنا سیاست کو چھوڑ کر حکومت سے تعاون کریں۔ سیلیکٹ کمیٹیوں کے حوالے سے نواز شریف کی جانب سے رابطے کئے جانے کے منتظر ہیں۔ انہیں مذاکرات کی دعوت کا فیصلہ کابینہ کرے گی۔ انہوں نے سیول میں پاکستانی اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ بم دھماکوں میں غیر ملکی ہاتھ خارج از امکان نہیں ہے۔ معاشی استحکام کے لئے آئی ایم ایف کے پروگرام کے تحت کام کر رہے ہیں۔ نج کاری پر حکومت اور اپوزیشن میں اتفاق رائے ہے۔

○ اپوزیشن کے سربراہی اجلاس میں "بے نظیر ہٹاؤ" کے ایک نکاتی ایجنڈے کی منظوری دی جا رہی ہے 13 جماعتیں شامل ہیں۔ صدارت نواز شریف کریں گے۔

○ انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے سابق ڈائریکٹر جنرل بریگیڈئر ریٹائرڈ امتیاز احمد کی آخری مقدمے میں بھی ہائی کورٹ نے ضمانت منظور کر لی ہے۔ اور ان کی رہائی کا حکم دیا گیا ہے۔ بریگیڈئر امتیاز کو ضمانت کی منظوری کی اطلاع خصوصی جج کی عدالت میں ملی جہاں وہ مڈنائٹ جیکالز مقدمے کی پیشی پر تھے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ سے بریگیڈئر امتیاز کی رہائی کا حکم حق و انصاف کی فتح ہے۔

○ حکومت نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف اپیل کے لئے سپریم کورٹ میں درخواست داخل کر دی ہے جس کے تحت ہائی کورٹ نے انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں اور بنکنگ ٹربیونلز وغیرہ کے قیام کو غیر قانونی قرار دے دیا تھا۔ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ضیاء محمود مرزا سماعت کریں گے۔

○ وائس آف جرمنی نے تبصرہ کیا ہے کہ دینی جماعتوں کے خلاف کسی بڑی کارروائی کی توقع ہے۔ وزیر داخلہ جنرل بابر نے سینٹ میں اپنے بیان میں کسی جماعت کا نام نہیں لیا۔ تاہم یہ اعتراف کیا ہے کہ دو روز کے دوران مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے 137۔ مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے جو تربیت کے لئے افغانستان جانے والے تھے۔

○ ریلوے کے کرایوں میں مزید 10 فیصد اضافے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے وزیر اعظم اور کابینہ نے ریلوے بورڈ کی سمری کی منظوری دے دی ہے۔

○ مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تقرری کے معاملے پر جونیجو لیگ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ یہ تقرری تین رکنی کمیٹی کرے گی۔ جس میں ناہید خان' مشتاق اعوان اور طارق بشیر چیمہ شامل ہیں۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے گزشتہ روز جماعت اسلامی کے ہیڈ کوارٹر منصورہ میں جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل منور حسن سے فون پر بات کی۔ اور ان کو حکومت کے ساتھ مذاکرات کرنے کی ضرورت پر قائل کرتے رہے۔

○ سینئر صوبائی وزیر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ آئندہ بم دھماکہ ہوا تو لاہور میں کراچی طرز کا آپریشن ہو سکتا ہے۔

○ وزیر پارلیمانی امور شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ گندم امریکہ سے درآمد کرنی ہے تو خارجہ پالیسی آزاد کیسے ہو گی۔ ہم جن اداروں سے قرضے اور امداد لیتے ہیں انہی کو ٹھوکر مارنے کے دعویدار ہیں۔ وسائل نہ ملتے تو بجٹ خسارہ کتنا ہوتا؟

○ لاہور ہائی کورٹ نے شراب خانوں کے لائسنس کے بارے میں ریکارڈ طلب کر لیا ہے۔

○ گوادر کے ساحل پر مادر پدر آزاد شہر بسانے کے منصوبے پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سینیٹروں نے منگل کے اجلاس میں سینٹ میں شدید احتجاج کیا۔ اور کہا کہ بلوچستان کا قبائلی معاشرہ ایسی بے حیائی کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ اور وہاں عیاشی کے اڈوں کی اجازت نہیں دے گا۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ لاہور میں بم دھماکوں کی زد میں آگیا ہے۔ مارچ کے بعد سے اب تک 70- افراد مارے جا چکے ہیں۔ بے نظیر اس کا ذمہ دار دہشت گردوں کو ٹھہراتی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ حکومت نے امریکی صدر کلنٹن کے خط کے بعد سی ٹی بی ٹی (ایٹمی دھماکوں پر مستقل پابندی کا عالمی معاہدہ) پر اپنا موقف تبدیل کر لیا ہے۔ بھارت نے اس بارے میں میں اپنا رویہ مزید سخت کر لیا ہے۔ پاکستان کی سلامتی کو بھاری خطرات درپیش ہیں۔ موقف میں تبدیلی کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

○ گورنر سندھ نے الزام لگایا ہے کہ نواز شریف ایم کیو ایم کو گمراہ کر کے حالات خراب کراتے رہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آئندہ الیکشن بے نظیر بھٹو کی حکومت جیتے گی۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ربوہ

کارڈلیس ٹیلیفون۔ انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کا مرکز
آل الیکٹرانکس
دوکان 57 الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ
فون: دوکان- 536393 راولپنڈی

اعلان داخلہ
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد بتاریخ 4 ر اگست کو کھل رہا ہے۔
جونیئر اور سینئر سیکشنز میں بقیہ چند سیٹوں پر
داخلہ 29 جولائی تا یکم اگست ہو گا۔
مینجر فون: 211637

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت، گھبراہٹ، کمی نیند کے معالج

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534